سیرت رسولؐ کے چند پہلو

قرآن کی روشنی میں

سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

اس کتاب [قرآن حکیم] کا لانے والا‘ ذاتی طور پر کس قسم کے اخلاق کا انسان تھا؟ اس سوال کے جواب میں‘ قرآن مجید نے دوسری رائج الوقت کتابوں کی طرح‘ اپنے لانے والے کی تعریف کے پُل نہیں باندھے ہیں‘ نہ آپؐ کی تعریف کو ایک مستقل موضوعِ گفتگو بنایا ہے۔ البتہ آمدِ سخن میں محض اشارتاً‘ آنحضرتؐ کی اخلاقی خصوصیات ظاہر کی ہیں جن سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اُس وجودِ مسعودؐ میں کمالِ انسانیت کے بہترین خصائص موجود تھے۔

۱- اعلیٰ اخلاق: وہ بتاتا ہے کہ اس کا لانے والا‘ اخلاق کے نہایت بلند مقام پر تھا:

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ (القلم ۶۸:۴)

اور اے محمدؐ! یقیناً تم اخلاق کے بڑے درجے پر ہو۔

۲- عزمِ راسخ: وہ بتاتا ہے کہ اس کا لانے والا‘ ایک ایسا راسخ العزم‘ مستقیم الارادہ اور اللہ پر ہر حال میں بھروسا رکھنے والا انسان تھا کہ جس وقت اس کی ساری قوم‘ اسے مٹا دینے پر آمادہ ہوگئی تھی اور وہ صرف ایک مددگار کے ساتھ‘ ایک غار میں پناہ لینے پر مجبور ہوا تھا‘ اُس سخت مصیبت کے وقت بھی اُس نے ہمت نہ ہاری اور اپنے عزم پر قائم رہا۔

اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا – (التوبہ ۹:۴۰)

یاد کرو جب کہ کافروں نے اس کو نکال دیا تھا‘ جب کہ وہ غار میں صرف ایک آدمی

کے ساتھ تھا' جب کہ وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا کہ غم نہ کر' اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

۳- **فراخ حوصلہ:** وہ بتاتا ہے کہ اس کا لانے والا' ایک نہایت فراخ حوصلہ اور فیاض انسان تھا جس نے اپنے بدترین دشمنوں کے لیے بھی بخشش کی دُعا کی اور آخر اللہ تعالیٰ کو اسے اپنا یہ قطعی فیصلہ سنا دینا پڑا کہ وہ ان لوگوں کو نہیں بخشے گا:

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ - (التوبہ ۹:۸۰)

چاہے تم ان کے لیے معافی مانگو چاہے نہ مانگو' اگر تم ستّر بار بھی ان کے لیے معافی مانگو گے' تب بھی اللہ ان کو معاف نہ کرے گا۔

۴- **نرم خُو:** وہ بتاتا ہے کہ اس کے لانے والے کا مزاج نہایت نرم تھا۔ وہ کبھی کسی کے ساتھ درشتی سے پیش نہیں آتا تھا اور اسی لیے دنیا اس کی گرویدہ ہوگئی تھی:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ - (آل عمران ۳:۱۵۹)

یہ اللہ کی رحمت ہے کہ تم ان کے ساتھ نرم ہو' ورنہ اگر تم زبان کے تیز اور دل کے سخت ہوتے تو یہ سب تمھارے گردوپیش سے چھٹ کر الگ ہوجاتے۔

۵- **دعوت کی تڑپ:** وہ بتاتا ہے کہ اس کا لانے والا' بندگانِ خدا کو راہِ راست پر لانے کی سچی تڑپ' دل میں رکھتا تھا اور ان کے گمراہی پر اصرار کرنے سے' اُس کی روح کو صدمہ پہنچتا تھا' حتیٰ کہ وہ اُن کے غم میں گھلا جاتا تھا:

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا - (الکھف ۱۸:۶)

اے محمدؐ! ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم اُن کے پیچھے' رنج و غم میں اپنی جان کھودو گے اگر وہ اس بات پر ایمان نہ لائے۔

۶- **بھلائی کا حریص:** وہ بتاتا ہے کہ اس کے لانے والے کو اپنی اُمت سے بے حد محبت تھی' وہ ان کی بھلائی کا حریص تھا' اُن کے نقصان میں پڑنے سے کُڑھتا تھا' اور ان کے حق

میں سراپا شفقت و رحمت تھا:

لَقَدْ جَاءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُوْفٌ رَّحِيْمٌ (التوبہ ۹:۱۲۸)

تمھارے پاس خود تم ہی میں سے ایک ایسا رسول آیا ہے جسے ہر وہ چیز شاق گزرتی ہے جو تمھیں نقصان پہنچانے والی ہو، جو تمھاری فلاح کا حریص ہے اور اہلِ ایمان کے ساتھ نہایت شفیق و رحیم ہے۔

۷- **رحمتِ عالم:** وہ بتاتا ہے کہ اس کا لانے والا، صرف اپنی قوم ہی کے لیے نہیں، بلکہ تمام عالم کے لیے اللہ کی رحمت تھا:

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ - (الانبیاء ۲۱:۱۰۷)

اے محمدؐ! ہم نے تو تم کو تمام عالم کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

۸- **زھد و عبادت:** وہ بتاتا ہے کہ اس کا لانے والا راتوں کو گھنٹوں، اللہ کی عبادت کرتا اور خدا کی یاد میں کھڑا رہتا تھا:

اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ - (المزمل ۷۳:۲۰)

اے محمدؐ! تمھارا رب جانتا ہے کہ تم رات کو تقریباً دو تہائی حصے تک، اور کبھی نصف رات اور کبھی ایک تہائی حصے تک نماز میں کھڑے رہتے ہو۔

۹- **صدق و ثبات:** وہ بتاتا ہے کہ اس کا لانے والا ایک سچا انسان تھا، نہ کبھی اپنی زندگی میں راہِ حق سے بھٹکا، نہ فاسد خیالات سے متاثر ہوا اور نہ کبھی اُس نے ایک لفظ خواہشِ نفس کی پیروی میں حق کے خلاف زبان سے نکالا:

مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى - (النجم ۵۳:۲-۳)

لوگو! تمھارا صاحب نہ کبھی سیدھی راہ سے بھٹکا اور نہ صحیح خیالات سے بہکا اور نہ وہ خواہشِ نفس سے بولتا ہے۔

۱۰- **اسوۂ کامل:** وہ بتاتا ہے کہ اس کے لانے والے کی ذات، تمام عالم کے لیے ایک

قابلِ تقلید نمونہ تھی اور اس کی پوری زندگی کمالِ اخلاق کا صحیح معیار تھی:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ - (الاحزاب ۳۳:۲۱)

تمھارے لیے رسولؐ اللہ کی ذات میں ایک اچھا نمونہ ہے۔

قرآن مجید کا تتبع کرنے سے، صاحبِ قرآن کی بعض اور خصوصیات پر بھی روشنی پڑتی ہے لیکن اس مضمون میں تفصیل کی گنجایش نہیں۔ جو کوئی قرآن کا مطالعہ کرے گا وہ خود دیکھ لے گا کہ بخلاف دوسری موجودالوقت مذہبی کتابوں کے، یہ کتاب اپنے لانے والے کو جس رنگ میں پیش کرتی ہے وہ کس قدر صاف، واضح اور آلودگی سے پاک ہے۔ اس میں نہ اُلوہیّت کا کوئی شائبہ ہے، نہ تعریف و ثنا میں مبالغہ ہے، نہ غیرمعمولی قوتیں آپ کی طرف منسوب کی گئی ہیں، نہ آپ کو خدا کے کاروبار میں شریک و سہیم بنایا گیا ہے، اور نہ آپ کو ایسی کمزوریوں سے متہم کیا گیا ہے جو ایک ہادی اور داعی الی الحق کی شان سے گری ہوئی ہوں۔ اگر اسلامی لٹریچر کی دوسری تمام کتابیں، دنیا سے ناپید ہوجائیں اور صرف قرآن مجید ہی باقی رہ جائے، تب بھی رسولِ اکرم کی شخصیت کے متعلق کسی غلط فہمی، کسی شک وشبہہ اور کسی لغزشِ عقیدت کی گنجایش نہیں نکل سکتی۔ ہم اچھی طرح معلوم کرسکتے ہیں کہ اس کتاب کا لانے والا ایک کامل انسان تھا، بہترین اخلاق سے متصف تھا، انبیاے سابقین کی تصدیق کرتا تھا، کسی نئے مذہب کا بانی نہ تھا اور کسی فوق البشر حیثیت کا مدعی نہ تھا۔ اس کی دعوت، تمام عالم کے لیے تھی، اس کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے چند مقرر خدمات پر مامور کیا گیا تھا اور جب اس نے خدمات کو پوری طرح انجام دے دیا، تو نبوت کا سلسلہ اس کی ذات پر ختم ہوگیا۔ (تفہیمات، حصہ دوم، ص ۳۵-۳۸)